سرخ نقشے کی گواھی

تحقیق و تحریر: دانیال ندیم

پیشکش: سوک فریمز

تعاون: منارہ پالیسی اینڈ پریکٹس

سرخ نقشے کی گواہی

ماہ نور کو ہمیشہ حیرت ہوتی تھی کہ ایک خالی کنواں بھی ثبوت مانگتا ہے۔

گاؤں کے لوگ کہتے، پانی نیچے چلا گیا ہے۔ کسان کہتے، موٹر پہلے سے زیادہ دیر چلتی ہے۔ عورتیں کہتیں، ہاتھ کے پمپ میں اب دوپہر تک پانی نہیں رہتا۔ مگر ضلعی دفتر میں بیٹھے افسر پوچھتے، "اعداد کہاں ہیں؟"

ماہ نور ایک نوجوان آبی ماہر تھی۔ کئی سال شہر میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ اسی خشک ہوتے ہوئے میدان میں واپس آئی تھی جہاں اس کا بچپن گزرا تھا۔ اس کے والد کبھی گندم اور کپاس کاشت کرتے تھے۔ اب آدھی زمین خالی پڑی تھی۔

"ہمیں اعداد سے زیادہ پانی چاہیے،" اس کے والد کہتے۔

ماہ نور جواب دیتی، "پانی بچانے کے لیے پہلے یہ جاننا ہوگا کہ کم کتنا ہوا ہے۔"

اس کے پاس پرانے ریکارڈ کم تھے۔ بعض کنوؤں کی گہرائی لکھی ہی نہیں گئی تھی۔ کئی کسان اپنی پمپنگ کے اوقات بتانے سے کتراتے تھے۔ کچھ بااثر زمیندار یہ ماننے کو تیار نہ تھے کہ زیرزمین ذخیرہ مشترک ہے۔

"میرے کھیت کے نیچے کا پانی میرا ہے،" ملک نصیر نے ایک اجلاس میں کہا۔

ماہ نور نے پوچھا، "اگر آپ زیادہ پانی نکالیں اور پڑوسی کا کنواں خشک ہو جائے تو پھر؟"

نصیر ہنس پڑا۔ "زمین کے نیچے دیواریں ہوتی ہوں گی۔ پانی اپنی جگہ رہتا ہے۔"

گاؤں میں کئی لوگ اس کی بات مانتے تھے، کیونکہ پانی دکھائی نہیں دیتا تھا۔

ماہ نور نے ضلعی دفتر میں ایک نقشہ پیش کیا۔ اس پر رنگوں کے مختلف دھبے تھے۔ سرخ حصے ان علاقوں کو دکھا رہے تھے جہاں زمین پر موجود پانی کے مجموعی ذخائر برسوں سے کم ہو رہے تھے۔

افسر نے نقشہ دیکھ کر ابرو اٹھائے۔ "یہ کس نے ناپا؟"

"سیٹلائٹ نے۔"

کمرے میں ہلکی سی ہنسی پھیلی۔

"سیٹلائٹ کنویں میں جھانکتا ہے؟"

ماہ نور نے کہا، "نہیں۔ وہ زمین کے وزن میں معمولی تبدیلی محسوس کرتا ہے۔ جب کسی علاقے میں پانی کم ہوتا ہے تو زمین کے مجموعی وزن میں بھی فرق آتا ہے۔"

ایک افسر نے کہا، "یہ بہت دور کی بات ہے۔ ہمیں مقامی ثبوت چاہیے۔"

"یہ مقامی ثبوت کا متبادل نہیں،" ماہ نور نے جواب دیا، "مگر یہ ہمیں بتاتا ہے کہ کہاں دیکھنا چاہیے۔"

اس نے سیٹلائٹ کے نقشے کو کنوؤں کی پیمائش سے ملانے کا فیصلہ کیا۔

اگلے کئی ہفتے وہ گاؤں گاؤں گئی۔ اس کے ساتھ کالج کے دو طلبہ اور ایک پرانا پٹواری تھا، جسے ہر کھیت اور ہر نالے کا راستہ معلوم تھا۔ انہوں نے کنوؤں کی گہرائی ناپی، موٹروں کے چلنے کے اوقات درج کیے، نہر کی باریوں کا ریکارڈ دیکھا اور کسانوں سے پوچھا کہ پہلے پانی کتنی گہرائی پر ملتا تھا۔

کچھ لوگ تعاون کرتے، کچھ دروازہ بند کر دیتے۔

ملک نصیر نے اپنے ٹیوب ویل کی پیمائش کی اجازت نہ دی۔

"میرا کاروبار ہے، سرکاری حساب نہیں۔"

ماہ نور نے بحث نہیں کی۔ اس نے پڑوسی کنوؤں کے اعداد جمع کیے۔ سب میں پانی کی سطح نیچے جا رہی تھی، مگر نصیر کے کھیت کے آس پاس کمی زیادہ تھی۔

پھر گرمیوں کے آخر میں اس کا طاقتور پمپ اچانک ریت پھینکنے لگا۔

نصیر نے نئی بورنگ شروع کروا دی، مگر دوسری جگہ بھی صاف پانی کم نکلا۔ پہلی بار وہ خود ماہ نور کے دفتر آیا۔

"وہ نقشہ دوبارہ دکھاؤ۔"

ماہ نور نے کمپیوٹر کھولا۔ سرخ رنگ اس کے علاقے تک پھیلا ہوا تھا۔

"یہ صرف میرے پمپ کی وجہ سے ہے؟" نصیر نے پوچھا۔

"صرف آپ کی وجہ سے نہیں،" ماہ نور نے کہا، "کم بارش، زیادہ گرمی، زیادہ پمپنگ، فصلوں کا انتخاب—سب مل کر اثر ڈالتے ہیں۔ لیکن ہر اضافی پمپ مسئلہ بڑھاتا ضرور ہے۔"

نصیر نے نقشے پر انگلی رکھی۔ "یہ سرخ رنگ کب سے بڑھ رہا ہے؟"

"کئی برس سے۔ ہم نے اسے دیر سے دیکھا، کیونکہ ہمارے پاس مقامی ریکارڈ نہیں تھا۔"

اسی شام گاؤں میں پھر اجلاس ہوا۔ اس بار نصیر خاموشی سے پچھلی صف میں بیٹھا تھا۔

ماہ نور نے ایک بڑا چارٹ دیوار پر لگایا۔ ایک طرف سیٹلائٹ سے ملنے والا رجحان تھا، دوسری طرف کنوؤں کی حقیقی پیمائش۔ دونوں ایک ہی سمت دکھا رہے تھے۔

اس نے کہا، "آسمان ہمیں خطرے کی خبر دے سکتا ہے، مگر فیصلہ زمین پر ہمیں کرنا ہوگا۔"

لوگوں نے پہلی بار نقشے کو کسی دور کی سائنسی تصویر کے بجائے اپنے کنوؤں کی کہانی سمجھا۔

بحث شروع ہوئی۔ کچھ کسان پمپنگ محدود کرنے کے خلاف تھے۔ کچھ نے کہا پہلے بڑے زمیندار کم کریں۔ عورتوں نے مطالبہ کیا کہ گھریلو پانی کو فصلوں سے کم اہم نہ سمجھا جائے۔ چرواہوں نے تالابوں اور چراگاہوں کا مسئلہ اٹھایا۔

کئی گھنٹوں بعد چند اصول طے ہوئے۔ ہر بڑے ٹیوب ویل کی گہرائی اور چلنے کے اوقات درج کیے جائیں گے۔ پانی کی سطح ماہانہ ناپی جائے گی۔ زیادہ پانی مانگنے والی فصلوں کا رقبہ محدود کیا جائے گا۔ خشک سال میں پینے کے پانی اور مویشیوں کی ضروریات کو پہلی ترجیح ملے گی۔ تمام اعداد مسجد کے صحن اور یونین دفتر میں آویزاں ہوں گے۔

یہ معاہدہ کامل نہیں تھا۔ کچھ لوگ اب بھی اوقات کم لکھتے، کچھ رات کو پمپ چلاتے۔ مگر پہلی بار خلاف ورزی چھپانا آسان نہ رہا۔

چند ماہ بعد ماہ نور نے نیا نقشہ تیار کیا۔ پانی کی سطح اوپر نہیں آئی تھی، مگر کمی کی رفتار کچھ علاقوں میں سست پڑی تھی۔

اس کے والد نے پوچھا، "تو کیا آسمان نے ہمارا پانی بچا لیا؟"

ماہ نور مسکرائی۔ "نہیں۔ آسمان نے صرف وزن بتایا ہے۔ بوجھ کم کرنا ہمیں ہے۔"

رات کو وہ گھر کی چھت پر چڑھی۔ اوپر دو روشن نقطے ایک دوسرے سے فاصلے پر چل رہے تھے۔ شاید وہ وہی سیٹلائٹ نہ تھے جن کا ڈیٹا وہ استعمال کرتی تھی، مگر اسے یوں لگا جیسے آسمان خاموشی سے زمین کی نبض سن رہا ہو۔

نیچے گاؤں کے کئی پمپ بند تھے۔

پہلی بار اس خاموشی میں اسے خوف کے بجائے امید سنائی دی۔

ماخذی نوٹ

یہ کہانی World Bank کی رپورٹ "Continental Drying: A Threat to Our Common Future" میں بیان کردہ شواہد، مشاہدات اور بنیادی نکات سے اخذ کی گئی ہے۔ اس کا مقصد رپورٹ میں پیش کیے گئے مسائل کو عام قارئین کے لیے ایک بیانیہ انداز میں پیش کرنا ہے۔

کہانی رپورٹ میں بیان کیے گئے "ورچوئل واٹر (" Water Virtual ") کے تصور سے متاثر ہے، یعنی وہ پانی جو فصلوں اور دیگر مصنوعات کی پیداوار میں استعمال ہوتا ہے اور تجارت کے ذریعے بالواسطہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتا ہے۔

رپورٹ خشک ہوتے علاقوں میں زیادہ پانی طلب کرنے والی فصلوں، زرعی پانی کے کم مؤثر استعمال، اور غیر پائیدار تجارتی نمونوں کے پانی کے وسائل پر اثرات کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس کہانی کے کردار، گاؤں اور تمام واقعات مکمل طور پر فرضی ہیں۔